BankIslami DEEN CONNECT

BankIslami

# زکاۃ

## کیسے ادا کریں؟

# پیشکش

# شریعہ ڈپارٹمنٹ، بینک اسلامی پاکستان لمیٹڈ

یہ کتابچہ بینک اسلامی کے شریعہ ڈپارٹمنٹ کی جانب سے پیش کیا جارہا ہے۔ اس کتابچہ کی تیاری کا مقصد زکوۃ کی ادائیگی کے حوالے سے بنیادی آگاہی فراہم کرنا ہے۔ اس کتابچے پر نظر ثانی کرلی گئی ہے پھر بھی اگر قارئین کسی عبارت یا حوالے میں غلطی پائیں تو ہمیں دیے گئے ای میل ایڈریس پر ضرور مطلع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کرلی جائے۔

شکریہ

deen.connect@bankislami.com.pk

پہلا ایڈیشن------------------------------------------------------------2023

# فہرست


1. زکوٰۃ کے معنی : ........ 03

2. زکوٰۃ کی شرائط : ........ 04

3. قابلِ زکوٰۃ اموال /وہ اشیاء جن پر زکوٰۃ لازم ہوتی ہے : ........ 04

4. زکوٰۃ کا نصاب اور مقدار : ........ 09

5. زکوٰۃ وصول کرنے کے حقدارافراد : ........ 10

6. زکوٰۃ کا حساب کا طریقہ : ........ 12

7. زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ : ........ 15

8. زکوٰۃ فارم : ........ 17

## زکوۃ کے معنی:

ڈکشنری میں زکوۃ کے معنی "اضافہ" اور "پاکیزگی" کے ہیں۔ شریعت میں زکوۃ کہتے ہیں، "مخصوص اموال (وہ اموال جن پر زکوۃ فرض ہے )کا مخصوص شرائط (جیسے سال گزرنا وغیرہ) کے ساتھ کسی مستحقِ زکوۃ (جیسے غریب شخص) کو اللہ تعالی کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے مالک بنانا۔"

زکوۃ کے حوالے سے درج ذیل باتیں سمجھنا ضروری ہے۔

1. زکوۃ کی شرائط
2. وہ اشیاء جن پر زکوۃ لازم ہوتی ہے
3. زکوۃ کا نصاب اور مقدار
4. زکوۃ کی وصولی کے حق دار
5. زکوۃ کا حساب لگانے کا طریقہ
6. زکوۃ کی ادائیگی کا طریقہ

زکوۃ کے مسائل کی تفصیل

## 1. زکوٰۃ کی شرائط:

کسی شخص پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہونے کے لیے درج ذیل شرائط ہیں۔

1. مسلمان ہونا، زکوٰۃ ایک عبادت ہے جو غیر مسلم پر لازم نہیں۔
2. عاقل بالغ ہونا۔
3. روزمرہ کی ضروریات جیسے رہنے کا گھر، استعمال کی گاڑی، پہننے کے کپڑے اور برتن وغیرہ سے زائد، نصاب کے برابر زکوٰۃ والی اشیاء (سونا، چاندی، نقدی اور تجارتی مقصد کے لیے خرید اگیا سامان) کا مالک ہونا۔
4. مال پر چاند کے حساب سے سال گزر جانا جیسے یکم رمضان سے اگلے سال کا یکم رمضان تک کا وقت گزر جانا۔

زکوٰۃ کی شرائط

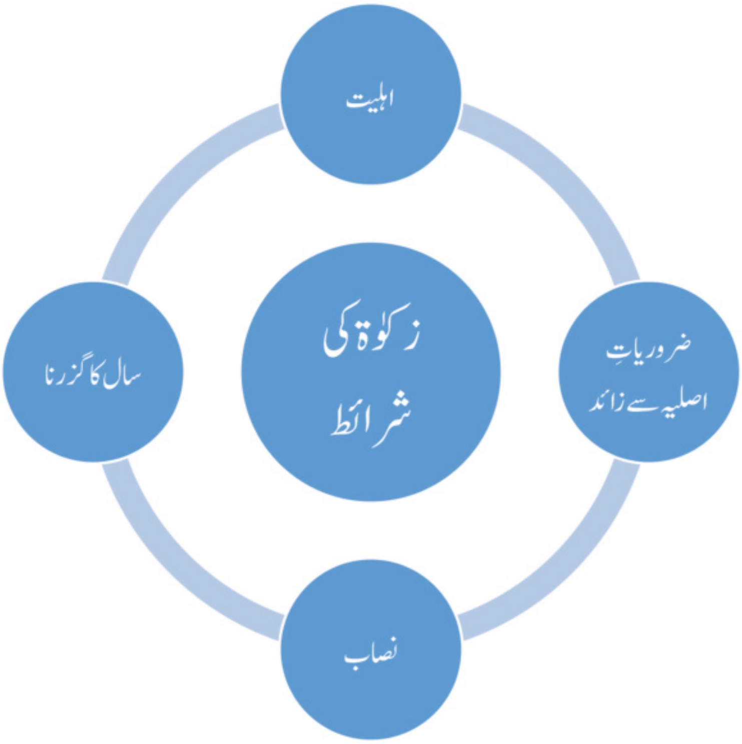


## 2. قابلِ زکوٰۃ اموال / وہ اشیاء جن پر زکوٰۃ لازم ہوتی ہے:

زکوٰۃ درج ذیل اشیاء پر فرض ہے۔

1. سونا اور چاندی
2. مال تجارت: وہ سامان، چیز جسے خریدتے وقت آگے فروخت کر کے نفع کمانے کی نیت ہو ۔

3. نقدی

4. چرنے والے جانور

5. زرعی پیداوار

## 1. سونا اور چاندی

سونا اور چاندی جس شکل میں بھی ہوں، اُن پر زکوۃ لازم ہے۔

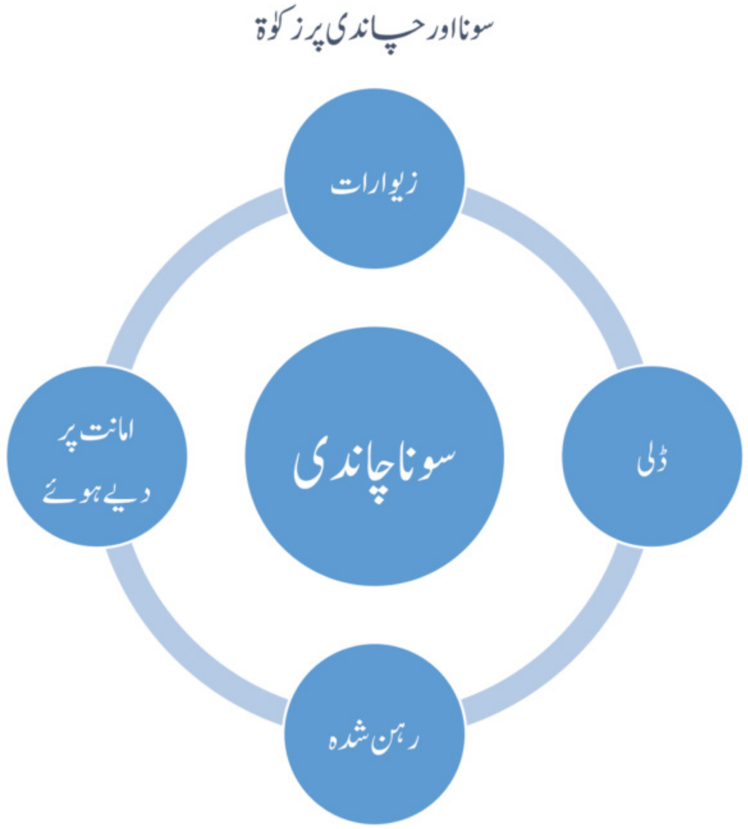


## 2. مال تجارت:

وہ مال جسے خریدتے وقت آگے فروخت کرنے کی نیت ہو۔ مالِ تجارت کی موجودہ بازاری قیمت (یعنی جس قیمت پر وہ بازار میں فروخت ہو سکتا ہے) پر زکوۃ کا حساب لگایا جائے گا۔

مالِ تجارت کی مختلف صورتیں

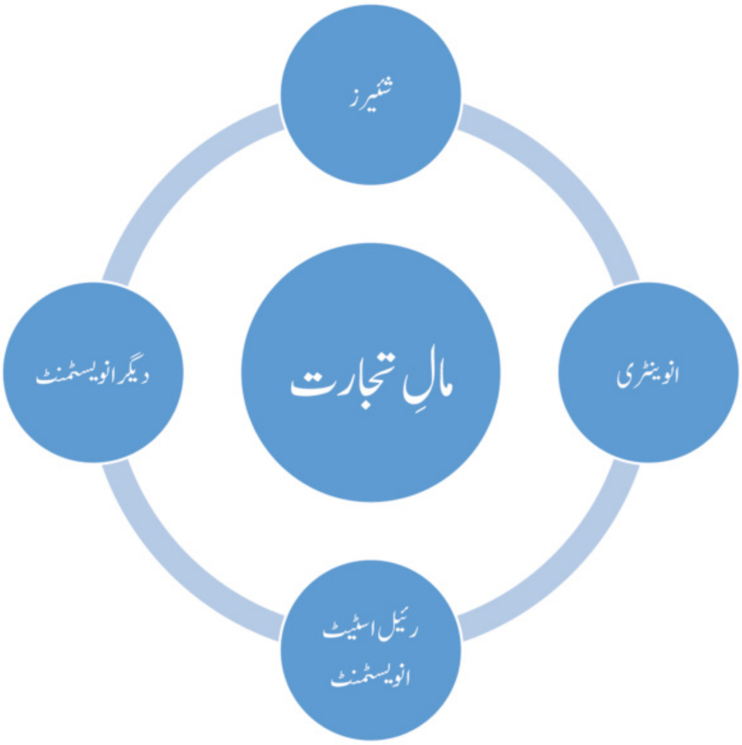


### 3. نقدی:

نقد رقم چاہے، کیش کی صورت میں ہو، بینک اکاونٹ میں ہو، کسی کو امانت یا قرض دی ہوئی ہو اس پر زکوٰۃ ہے۔ البتہ قرض پر دی گئی رقم پر زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت لازم ہوتی ہے جب قرض وصول ہو جائے۔

نقدی کی صورتیں

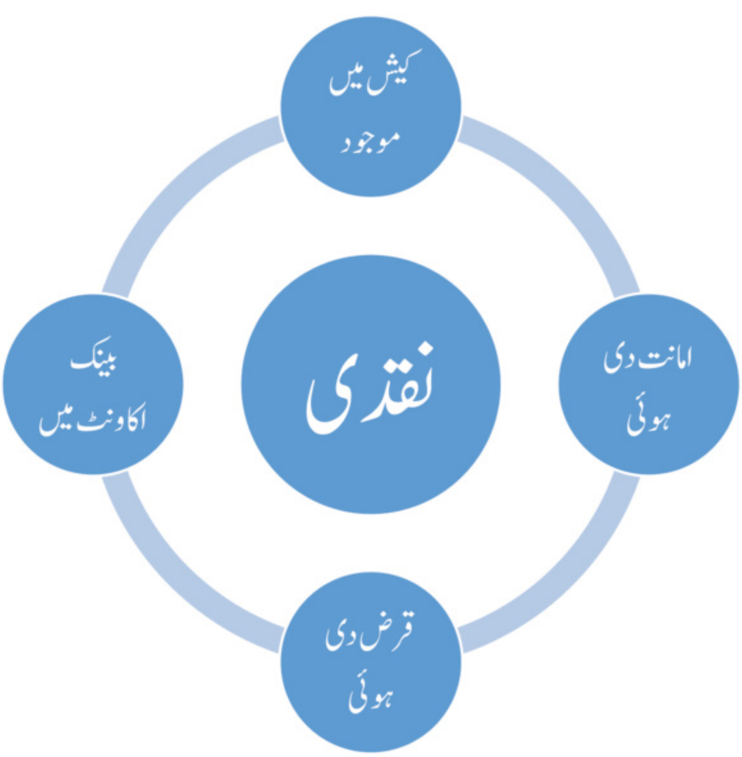

## 4. لائیو اسٹاک پر زکوٰۃ:

جانوروں کی زکوٰۃ میں تفصیل ہے۔ مختصر یہ کہ اگر جانور سال کا اکثر حصہ خود کھلے کھیت، باغات وغیرہ میں گھوم پھر کر چرتے ہوں ان پر زکوٰۃ ہے جس کی تفصیل علماء سے معلوم کرنی چاہیئے۔ باقی آج کل لائیو اسٹاک کی جو صورتیں ہیں ان پر زکوٰۃ کی تفصیل درج ذیل ہے:

### گائے بکرے کی فارمنگ:

1. گائے، بکرے، بھینس میں سے اگر ان جانوروں کا مقصد تجارت ہی ہے کہ انہیں بیچ کر نفع کمایا جائے تو دیگر زکوٰۃ والی اشیاء کے ساتھ ملا کر موجودہ تمام جانوروں کی کل مالیت (جس قیمت پر وہ بازار میں فوری فروخت ہوسکے) کا ڈھائی فیصد زکوٰۃ میں دینا لازم ہوگا۔
2. اور اگر ان جانوروں کا مقصد بیچ کر نفع کمانا نہ ہو اور انہیں فارم میں کھلایا جاتا ہو تو ان پر زکوٰۃ نہیں۔

### پولٹری فارمنگ:

1. پولٹری کی صورت میں وہ مرغیاں جن کا مقصد تجارت ہو ان تمام مرغیوں کی قیمتِ فروخت پر زکوٰۃ لازم ہوگی۔
2. وہ مرغیاں جن کا مقصد انڈے حاصل کرنا ہے ان پر زکوٰۃ نہیں البتہ زکوٰۃ کے حساب کے وقت موجود انڈوں کی مالیت پر زکوٰۃ ہے۔

### پرندوں کی فارمنگ:

1. پرندوں کی فارمنگ کی صورت میں تجارت کی غرض سے خریدے جانے والے یعنی جس پرندے کو بیچ کر نفع کمانے کی نیت ہو اس کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوتا ہے۔
2. جن پرندوں کو بیچنے کے لیے نہیں رکھا، بلکہ بچے یا انڈے حاصل کرنے کی نیت سے خریدا ہے ان پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی ہے۔

لائیو اسٹاک کی صورتیں

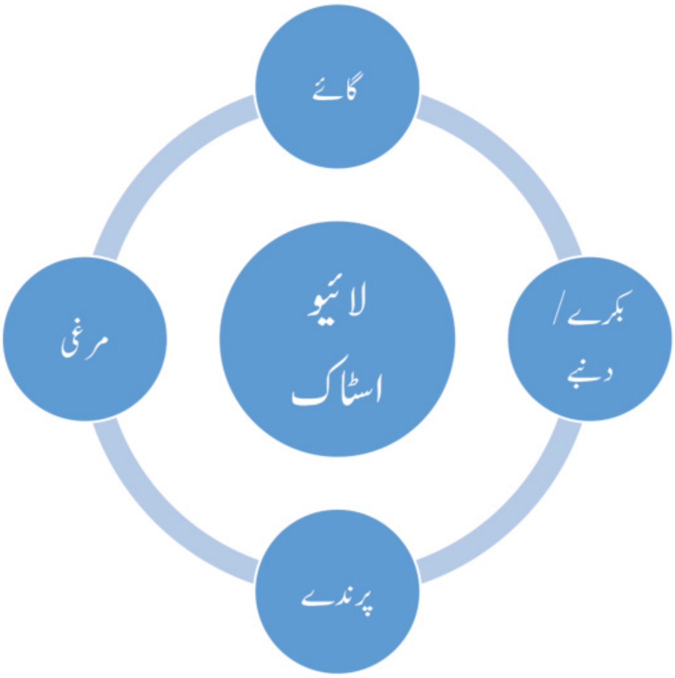

## زرعی پیداوار پر زکوٰۃ/عُشر:

زمین کی پیداوار (چاہے کھیتی کی صورت میں ہو یا پھلوں کی صورت میں) کی زکوٰۃ کو عُشر کہتے ہیں، اگر زمین بارانی ہو یعنی بارش کے پانی سے سیر اب ہوتی ہے ٹیوب ویل، دریا، نہر وغیرہ سے یا پانی خرید کر سیر اب نہیں کیا جاتا، تو پیداوار اُٹھنے کے وقت اس پر دسواں حصہ، عُشر یعنی 10 فیصد اللہ تعالیٰ کے راستے میں دینا واجب ہے، اور اگر زمین کو خود سیر اب کیا جاتا ہے تو اس کی پیداوار کا بیسواں حصہ نصفِ عُشر یعنی 5 فیصد دینا واجب ہے۔ زرعی پیداوار کا کوئی نصاب نہیں، بلکہ پیداوار کم ہو یا زیادہ، اس پر عُشر یا نصفِ عُشر واجب ہے۔

جب پیداوار تیار ہو کر کٹنے کے قابل ہو جائے تو عُشر اس پیداوار پر ہے، اور اگر قیمت کے حساب سے عُشر ادا کرنا ہو تو اس مالیت کا اعتبار ہوتا ہے جو پیداوار پک جانے کے بعد کٹائی کے وقت اس کی قیمت ہو۔ اور مالک کو یہ اختیار ہے چاہے تو اسی

پیداوار میں سے عُشر دے دے اور چاہے تو اس کی قیمت دے دے۔ اگر مالک اس پیداوار کو یہاں سے دور کسی منڈی میں لے جانا چاہے تاکہ اسے زیادہ سے زیادہ قیمت پر فروخت کیا جاسکے، جس میں فقراء کا بھی فائدہ ہو، اور اس نے ابھی تک عُشر ادا نہیں کیا تو اس صورت میں پیداوار کے کٹنے کے بعد منڈی تک پہچانے پر جو جملہ اخراجات آئیں وہ عُشر ادا کرنے سے پہلے منہا کیے جاسکتے ہیں۔ جیسے کل پیداوار ایک لاکھ روپے کی فروخت ہوئی جبکہ منڈی تک پہنچانے کا خرچ دس ہزار روپے آیا تو عُشر کا حساب نوے ہزار پر کیا جائے گا۔

## استعمال کی اشیاء پر زکوٰۃ:

استعمال کے کپڑے، گھر اور گاڑی پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ البتہ اگر گھر یا گاڑی تجارت کی نیت (یعنی آگے بیچ کر نفع کمانے کی غرض) سے خریدی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت تک یہی نیت برقرار رہے تو مالِ تجارت میں شمار ہو کر اس کی مالیت پر زکوٰۃ ہے۔

کرایہ پر دیے گئے مکان یا گاڑی پر زکوٰۃ نہیں لیکن اگر اسکا کرایہ سال بھر جمع ہوتا رہے جو نصاب تک پہنچ جائے اور اس پر سال بھی گزر جائے تو نقدی میں شامل ہونے کی وجہ سے اس کرائے پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر کرایہ سال پورا ہونے سے پہلے خرچ ہو جائے تو پھر زکوٰۃ نہیں۔

استعمال کا سامان

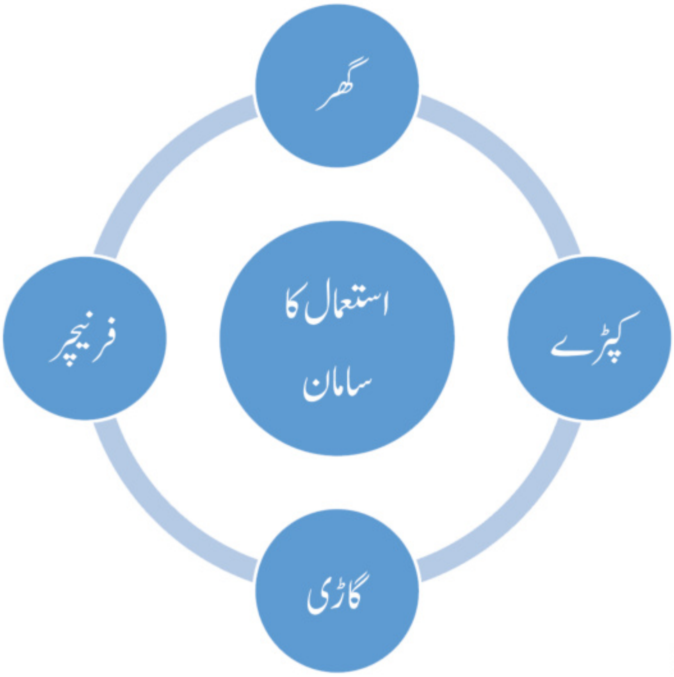


### 3. زکوٰۃ کا نصاب اور مقدار:

1. **سونا:** تقریبا88 گرام یعنی ساڑھے سات تولہ
2. **چاندی:** تقریبا613 گرام یعنی ساڑھے باون تولہ
3. **نقدی:** جب ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے برابر ہو۔
4. **مالِ تجارت:** یعنی وہ مال جس کو بیچ کر نفع کمانا مقصود ہو، جب اس کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے۔

**نوٹ:** اگر کسی کے پاس یہ چاروں طرح کی اشیاء یا اِن میں سے کوئی دو چیزیں تھوڑی تھوڑی موجود ہوں اور ان کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو اس کو زکوٰۃ کا نصاب شمار کیا جائے گا۔

قابلِ زکوٰۃ اموال

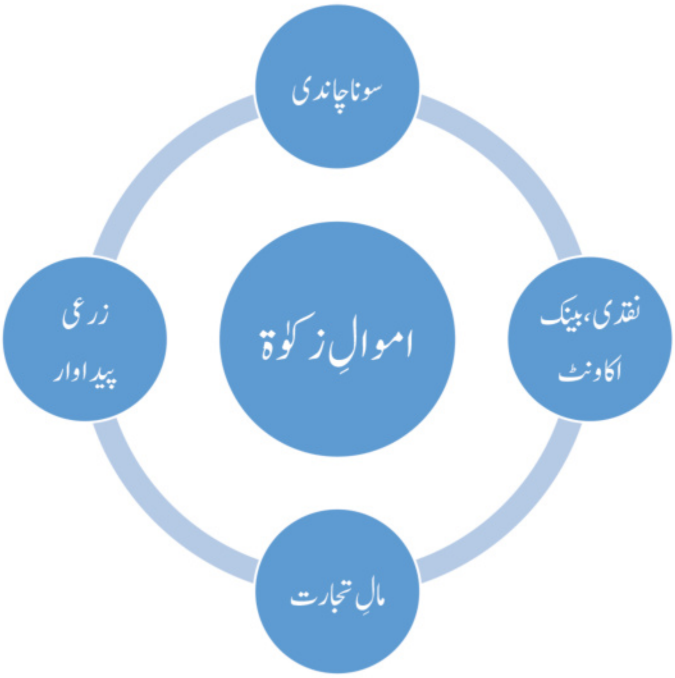


## زکوٰۃ کی مقدار:

✓ سونا، چاندی، نقدی اور مالِ تجارت کی زکوٰۃ کی مقدار 2.5% یعنی سو میں ڈھائی روپے یا چالیس میں ایک روپیہ ہے۔

## 3. زکوٰۃ وصول کرنے کے حقدار افراد:

زکوٰۃ کے مستحقین درج ذیل افراد ہیں۔

1. مساکین (حاجت مند): جو کسی قابلِ ذکر چیز کا مالک نہ ہو۔
2. غریب: وہ شخص ہوتا ہے جس کے پاس ضرورت سے زائد سامان کی مالیت نصاب سے کم ہو۔
3. مقروض: وہ شخص جس کے ذمہ قرض ہو، اور اپنے قرض کی ادائیگی کے بعد نصاب کا مالک نہ رہے۔
4. قیدی
5. مجاہدین
6. مسافر: جس کا اپنے وطن میں مال ہو، لیکن اس کا مال سفر میں ختم ہو چکا ہو اور منگوانے کا کوئی ذریعہ بھی نہ ہو۔
7. عامل: وہ شخص جسے حکومت کی جانب سے زکوٰۃ اور عُشر کو اکٹھا کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہو۔ اس کی اجرت مالِ زکوٰۃ میں سے دی جا سکتی ہے۔

## زکوٰۃ کی مقدار:

1. مساکین (حاجت مند): جو کسی قابلِ ذکر چیز کا مالک نہ ہو۔
2. غریب: وہ شخص ہوتا ہے جس کے پاس ضرورت سے زائد سامان کی مالیت نصاب سے کم ہو۔
3. مقروض: وہ شخص جس کے ذمہ قرض ہو، اور اپنے قرض کی ادائیگی کے بعد نصاب کا مالک نہ رہے۔
4. قیدی
5. مجاہدین
6. مسافر: جس کا اپنے وطن میں مال ہو، لیکن اس کا مال سفر میں ختم ہو چکا ہو اور منگوانے کا کوئی ذریعہ بھی نہ ہو۔
7. عامل: وہ شخص جسے حکومت کی جانب سے زکوٰۃ اور عُشر کو اکھٹا کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہو۔ اس کی اجرت مالِ زکوٰۃ میں سے دی جاسکتی ہے۔

زکوٰۃ کے مستحقین

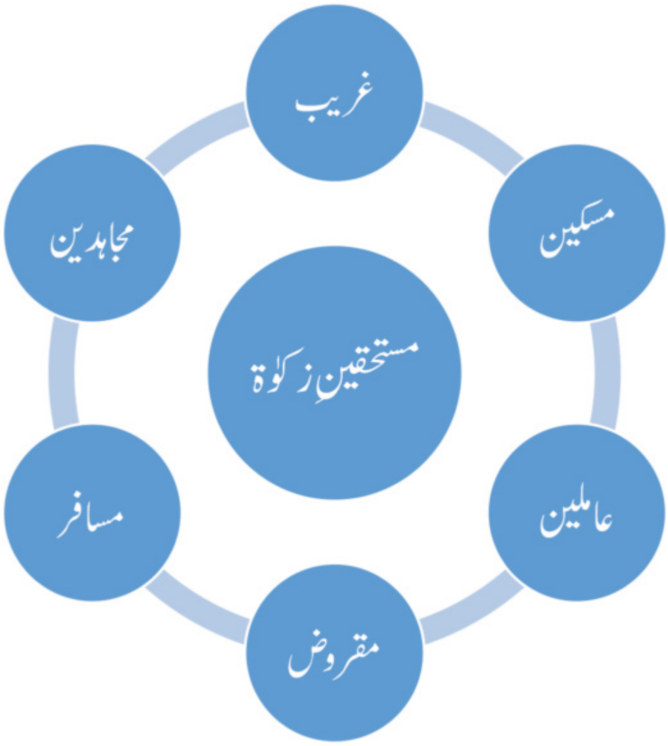


ان میں سے اُسے زکوٰۃ دی جائے گی جس کے پاس ضرورت سے زائد مال نصاب (ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت) کے برابر یا اس سے زائد نہ ہو۔

## 5. زکوٰۃ کا حساب کا طریقہ:

زندگی میں جب پہلی بار چاند کی جس تاریخ کو قابلِ زکوٰۃ اموال نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ملکیت میں آجائیں تو وہ تاریخ زکوٰۃ کی تاریخ ہے۔ اس تاریخ سے قمری سال گزر جانے کے بعد اگلے سال کی اسی تاریخ کو زکوٰۃ کا حساب لگایا جائے گا۔ اگر اب بھی قابلِ زکوٰۃ اموال نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہیں تو طے شدہ حساب سے زکوٰۃ نکالنا لازم ہو گا۔

یاد رکھیئے، زکوٰۃ ادا کرنے میں قمری سال کا اعتبار ہے، اور قمری حساب سے سال تقریباً 354 دن کا ہوتا ہے، اور شمسی سال کبھی 365 اور کبھی 366 دن کا ہوتا ہے۔ لہذا زکوٰۃ قمری سال کے حساب سے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور اگر شمسی سال کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنی ہے تو گیارہ دن کی زکوٰۃ مزید ادا کرنا لازم ہو گا، ورنہ قمری سال کے حساب سے گیارہ دن کی زکوٰۃ ذمے پر لازم رہ جائے گی۔ اگر کوئی شخص شمسی سال کے حساب سے زکوٰۃ نکالنا چاہتا ہے تو اسے تقریباً 2.58 فیصد کے حساب سے زکوٰۃ نکالنی ہو گی کیونکہ اگر قمری سال کے ایام 354 ہوتے ہیں اور اس کی زکوٰۃ ڈھائی فیصد ہوتی ہے۔ اب 2.5 فیصد کو 354 دن پر تقسیم کریں تو یہ 2.50 / 354 = 0.0071 ایک دن کی زکوٰۃ کی فیصد ہو گی۔ اب اسے 365 دنوں سے ضرب دیں تو یہ 77 2.5 فیصد یا 2.58 فیصد بنے گا۔ لہذا اگر کوئی شخص زکوٰۃ کا حساب شمسی سال کے حساب سے کرتا ہے تو اسے تقریباً 2.58 فیصد سالانہ کے حساب سے زکوٰۃ نکالنی ہو گی۔

زکوٰۃ کے حساب میں درج ذیل باتیں ذہن میں رکھیں:

- ✓ اگر شروع سال میں مکمل نصاب تھا، درمیان سال میں اس مال میں اور اضافہ ہو گیا، اضافہ تجارت سے ہوا ہو یا کسی نے تحفہ یا ہدیہ دیا ہو یا میراث کا مال ملا ہو، بہر حال مال میں اضافہ ہو گیا، تو پورے مال پر زکوٰۃ واجب ہے۔
- ✓ سال کے دوران مال کی کمی بیشی کا حساب رکھنا ضروری نہیں۔ اگر سال کے شروع میں نصاب کامل ہو، پھر سال کے درمیان کم ہو جائے لیکن مکمل ختم نہ ہو پھر سال کے اخیر میں نصاب کامل ہو تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے۔

تاجر حضرات کی سہولت کے لیے مختلف اموالِ تجارت اور ان کی قیمت لگانے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے۔

### صنعتی کاروبار میں زکوٰۃ کا حساب:

صنعتی کاروبار یعنی جہاں خام مال سے تیار مال بنایا جاتا ہو جیسے ٹیکسٹائل مل جہاں روئی سے دھاگہ یا دھاگہ سے کپڑا تیار کیا جاتا ہے، ان میں درج ذیل اموال پر زکوٰۃ ہے۔

1. خام مال(Raw Material)
2. زیرِ تکمیل مال(Work in Process)
3. تیار مال(Finished Goods)
4. پیکنگ کے سامان(Packing Material)

زکوٰۃ کے حساب کے لیے ان اشیاء کی بازاری قیمت یعنی جس قیمت پر یہ مال بازار میں فروخت ہوسکتاہے،لگائی جائے گی۔خراب مال(Wastage)اگر بیچنے کی نیت ہو تو اس کی بھی بازاری قیمت پر زکوٰۃ کا حساب لگایا جائے گا۔البتہ اگر اسے ضائع کرنے یا خیرات کرنے کی نیت ہو تو خراب مال پر زکوٰۃ نہیں ہے۔اسی طرح صنعتی عمل کے لیے استعمال ہونے والی مشینری پر بھی زکوٰۃ نہیں ہے۔

**خدمات (Services)میں زکوٰۃ کا حساب:**

خدمات (Services)کے کاروبار یعنی جہاں صارفین کو خدمات فراہم کی جاتی ہیں جیسے موبائل نیٹ ورک کمپنیز رابطوں کی سہولت فراہم کرتی ہیں اور اس خدمت کا معاوضہ لیتی ہیں۔اس قسم کے کاروبار میں کوئی بیچنے کے لیے سامان نہیں ہوتا لہذا اس قسم کے کاروبار میں موجود نقدی،اور اگر خدمت کے ساتھ اکوئی سامان بھی فروخت ہوتا ہے جیسے ہوٹل کے کمرے کے ساتھ کھانا یا پینے کے پانی کی بوتل بھی کسٹمر کو دی جاتی ہو تو اس کھانے یا پانی کی بوتل پر زکو ۃ ہوگی۔ان اشیاء کی زکوۃ کے حساب کے لیے ان کی بازاری قیمت یعنی جس قیمت پر وہ بازار میں فروخت ہوسکتاہے،لگائی جائے گی۔

**تجارت(Trading)کے کاروبار میں زکوٰۃ کا حساب:**

تجارت یعنی جسے عام زبان میں ٹریڈنگ کہا جاتا ہے جس میں ایک طرف سے سامان خریدا جاتا ہے اور دوسری جانب نفع رکھ کر بیچا جاتا ہے، جیسے جنرل اسٹور وغیرہ۔اس کاروبار میں ایک تو کاروبار چلانے کا انفرااسٹرکچر جیسے دکان، ریگ، الماریاں وغیرہ ہیں، ان پر زکوٰۃ نہیں ہے جبکہ دوسرا وہ سامان ہے جسے بیچ کر نفع کمانا مقصود ہے۔اس مال کی بازاری قیمت یعنی جس قیمت پر وہ بازار میں فروخت ہوسکتاہے، زکوٰۃ کے حساب میں لگائی جائے گی۔

### کمپنیوں کے شیئرز کی زکوٰۃ کا حساب:

کمپنی کے شیئرز خریدنے کا مطلب اس کمپنی میں اور اس کے کاروبار میں شراکت اور حصہ داری ہے؛ اس لیے جب کسی کمپنی کے شیئرز خریدے جاتے ہیں تو ان خریدے ہوئے شیئرز کے ذریعہ خریدار کمپنی اوراس کے کاروبار میں شریک اور حصے دار ہوجاتا ہے۔ اب اگر شیئرز بیچنے کی نیت سے ہی خریدے گئے ہیں تو زکوٰۃ کے حساب کے وقت تمام شیئرز کی بازاری قیمت یعنی وہ قیمت جس پر یہ شئیرز فروخت ہوسکتے ہیں زکوٰۃ کے حساب میں لی جائے گی۔ اگر شیئرز بیچنے کی نیت سے نہیں خریدے ہیں؛ بلکہ انھیں مستقل طور پر اپنی ملکیت میں رکھنے کا ارادہ ہے تو اس صورت میں شیئرز کی صرف اس مقدار کو زکاۃ کے حساب میں لیا جائے گا، جو تجارت میں لگی ہوئی ہو اور کارخانہ کی مشینری اور عمارت وغیرہ کے بقدر زکوٰۃ کے حساب میں نہیں لی جائے گی؛ کیوں کہ مشینری یا عمارت مالِ تجارت یعنی وہ مال جسے بیچنے کی نیت سے خریدا ہو، نہیں ہے۔ اس مقصد کے لیے کمپنی کے حسابات دیکھے جاسکتے ہیں لیکن اگر قابلِ زکوٰۃ اموال معلوم کرنا مشکل ہوں تو احتیاطا شیئر کی بازاری قیمت پر زکوٰۃ کا حساب لگالینا چاہیئے۔

### پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ کا حساب:

بعض کمپنیز اپنے ہر ملازم سے جبراً پرویڈینٹ فنڈ کی کٹوتی کرتی ہیں۔ بعض کمپنیز اپنے ملازمین کی اجازت سے ہر ماہ طے شدہ شرح کے مطابق پراویڈنٹ فنڈ ان کی تنخواہوں سے کٹوتی کرتی ہیں۔ پھر یہ فنڈ بعض اوقات کمپنی خود انویسٹ کرتی ہے اور اب اکثر کمپنیوں نے ٹرسٹ بنائے ہوئے ہیں جو کمپنی سے الگ قانونی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ رقم ٹرسٹ کو دے دی جاتی ہے۔ یہ ٹرسٹ اس رقم کو آگے انویسٹ کرتا ہے۔

جبری کٹوتی اور جس ادارے میں یہ رقم خود ادارے کی تحویل میں ہی رہتی ہو یا ٹرسٹ کی تحویل میں رہتی ہو لیکن ٹرسٹ کی تحویل میں دینے کیلئے ملازم نے درخواست نہ دی ہو بلکہ ادارے نے از خود یہ رقم ٹرسٹ کی تحویل میں دیدی ہو تو ان صورتوں میں وصولی سے پہلے زکوٰۃ کے حساب میں اس رقم کو شمار نہیں کیا جائے گا۔

پراویڈنٹ فنڈ کی وہ صورت جس میں رقم الگ ٹرسٹ میں رکھی جاتی ہو اور ٹرسٹ علیحدہ مالی حیثیت کا حامل، مستقل شخص قانونی ہو۔ نیز ادارے نے ملازم کی درخواست کرنے پر ہی اس کی رقم ٹرسٹ کی تحویل میں دی ہو تو اس صورت میں یہ ٹرسٹ ملازمین کا وکیل ونمائندہ سمجھا جائے گا اور ٹرسٹ کا قبضہ ملازمین کا قبضہ سمجھا جائے گا لہذا ملازمین پر ان کے پراویڈنٹ فنڈ کی رقم کی زکوٰۃ لازم ہو گی۔

### زکوٰۃ کے حساب سے قرضوں کا منہا کرنا:

قرضوں کی تین صورتیں ہیں۔

1. ذاتی قرضے یعنی قرض کا مقصد ذاتی ضروریات پورا کرنا ہو۔
2. تجارتی قرضے برائے مالِ تجارت یعنی جن قرضوں سے تجارتی مال خریدنا مقصود ہو
3. تجارتی قرضے برائے غیر مالِ تجارت یعنی جن قرضوں کا مقصد تجارتی مال کے علاوہ جیسے پلانٹ، مشینری وغیرہ کی خریداری ہو۔

پہلی اور دوسری قسم کے قرضوں کو زکوٰۃ کے حساب کے وقت منہا کیا جائے گا۔ جبکہ تیسری قسم کے قرض زکوٰۃ کے حساب کے وقت اس سال کی واجب الاداء رقم کی حد تک منہا کیا جاسکتا ہے۔

## 6. زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ:

زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

- ✓ زکوٰۃ دیتے وقت وصول کرنے والے کا مستحق ہونا اور دینے والے کی زکوٰۃ کی ادائیگی کی نیت ہونا ضروری ہے۔
- ✓ وصول کرنے والے کو یہ بتانا کہ یہ زکوٰۃ کے پیسے ہیں ضروری نہیں ہے۔
- ✓ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے مستحق کو مالک بنانا ضروری ہے۔لہذا اگر کسی شخص کا فقیر کے پاس قرض ہو اور وہ زکوٰۃ کی نیت سے اس کو قرض سے بری کردے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔اسی طرح مسجد یا مدرسہ کی تعمیر یا راستہ یا پل کے درست کرنے میں زکوٰۃ صرف کرنا جائز نہیں ہے۔مزید میت کو کفنانے یا میت کے قرض کو پورا کرنے میں زکوٰۃ صرف کرنا جائز نہیں ہے۔
- ✓ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی کام کی اجرت نہ ہو لہذا اگر ملازم نے اضافی تنخواہ کا مطالبہ کیا تو مالک نے زکوٰۃ کی نیت سے تنخواہ میں اضافہ کردیا تو اس طرح زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی۔اسی طرح اگر انکم ٹیکس پر زکوٰۃ کی نیت کی تب بھی زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی۔اسی طرح مسجد کے امام یا مؤذن کی ماہانہ تنخواہ کو زکوٰۃ میں شامل نہیں کرسکتے۔

### زکوٰۃ کن لوگوں کو دینا بہتر ہے؟

زکوٰۃ درج ذیل لوگوں کو دینا بہتر ہے۔

1. قریبی رشتہ دار اگر مستحق ہوں تو اس میں دگنا ثواب ہے ایک زکوٰۃ کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔
2. دین کی تعلیم اور اشاعت میں مصروف مدارس کو زکوٰۃ دینے میں بھی دگنا ثواب ہے ایک زکوٰۃ کا اور دوسرا دین کی اشاعت میں مدد کرنے کا۔

3. عام خدمتِ خلق میں مصروف اداروں کو زکوٰۃ دینے میں بھی دوہرا ثواب ہے۔ ایک زکوٰۃ کی ادائیگی اور دوسرا خدمتِ خلق کا۔ البتہ خدمتِ خلق کے اداروں کی تحقیق کرلینی چاہیئے کہ زکوٰۃ کے استعمال میں محتاط ہیں یا نہیں۔
4. اسی طرح پڑوسی اگر غریب ہیں تو انہیں زکوٰۃ دینا بہتر ہے۔

## کس کس کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی ؟

درج ذیل افراد کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی ہے۔ ان کے علاوہ سب کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

- ✓ ماں باپ( ان میں دادا دادی ، نانا نانی شامل ہیں)
- ✓ اولاد( ان میں پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں شامل ہیں)
- ✓ شوہر
- ✓ بیوی
- ✓ سید(سید سے مراد آلِ علی، آلِ عقیل، آلِ جعفر، آلِ عباس اور آلِ حارث بن عبدالمطلب ہیں)۔
- ✓ غیر مسلم

ان لوگوں کی ضرورت ہدیہ تحفہ اور عطیات سے پوری کرسکتے ہیں۔

## بینکوں میں زکوٰۃ کی کٹوتی کا حکم:

جہاں تک بینکوں اور مالیاتی اداروں سے زکوٰۃ کی کٹوتی کا تعلق ہے تو اس کٹوتی سے زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے دوبارہ زکوٰۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں البتہ احتیاطاً ایسا کرلیں کہ یکم رمضان آنے سے پہلے دل میں یہ نیت کرلیں کہ میری رقم سے جو زکوٰۃ کٹے گی وہ میں ادا کرتا ہوں، اس سے اس کی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے دوبارہ زکوٰۃ نکالنے کی ضرورت نہیں۔

# زکوٰۃ فارم

| جمع / نفی | اموال | رقم |
|---|---|---|
| جمع | 1. سونا<br>(1)اپنے پاس موجود سونا:<br>(خواہ کسی بھی شکل میں اور کسی بھی مقصد کے لئے ہو، موجودہ قیمت لکھیں)*<br>(2)کسی جگہ اپنا امانت رکھوایا ہوا سونا: | |
| جمع | .چاندی<br>(1)اپنے پاس موجود چاندی:<br>(خواہ کسی بھی شکل میں اور کسی بھی مقصد کے لئے ہو، موجودہ قیمت لکھیں)<br>(2)کسی جگہ اپنی امانت رکھوائی ہوئی چاندی: | |
| جمع | .نقدی:<br>(1) اپنے پاس موجود ملکی کرنسی:<br>(2)غیر ملکی کرنسی :<br>(ملکی کرنسی میں موجودہ قیمت لکھ لی جائے)<br>(3)مستقبل کے کسی بھی مقصد مثلاً حج یا شادی یا گھر بنانے کے لئے جمع شدہ رقم:<br>(4)بینک میں جمع شدہ رقم:<br>(5)کسی کے پاس امانت رکھی ہوئی رقم :<br>(مثلاً سیکوریٹی وغیرہ)<br>(6)انشورنس :<br>(بیمہ پالیسی میں اپنی جمع شدہ کل رقم)<br>(تکافل کی صورت میں کیش ویلیو)<br>(7) کسی کو دیا ہوا قرض :<br>(جس کے ملنے کا غالب گمان ہو)<br>(8)کسی بھی قسم کا جمع کروایا ہوا قابل واپسی زر ضمانت(سیکورٹی ڈپازٹ):<br>(9)سرمایہ کاری میں لگائی گئی رقم مع نفع: | |

# زکوٰۃ فارم

| جمع / نفی | اموال | رقم |
| --- | --- | --- |
| | (10) مضاربت یا شراکت میں کاروبار کے مالِ تجارت (جس کے حساب کی تفصیلات اوپر زکوٰۃ کے حساب میں گزری ہیں ) کی مالیت:<br>(11)بچت سرٹیفکیٹس :<br>(جیسے NIT , NDFC , FEBC (صرف اصل رقم پر زکوٰۃ ہوگی، اگرچہ موجودہ حالات میں ان کا خریدنا جائز نہیں))<br>(12)نقد پذیر مالی دستاویزات یا شراکت:<br>(مثلاً ڈرافٹ، چیک، بل آف ایکسچینج، ہر قسم کے بانڈز، گورنمنٹ سیکوریٹیز وغیرہ)<br>(13) کمیٹی (بی سی) کی جو قسطیں اب تک جمع کرائی ہیں اور کمیٹی وصول نہیں کی:<br>(13)پراویڈینٹ فنڈ(اوپر ذکر کردہ تفصیل کے مطابق): | |
| جمع | 4.مال تجارت<br>(1)کسی بھی شکل میں موجود خام مال :<br>(2)تیار کردہ مال برائے فروخت :<br>(3)فروخت شدہ سامان کی قابل وصول رقم:<br>(4)دکان کا اسٹاک جو برائے فروخت ہے:<br>(5) کمپنیوں کے شئیرز:(اوپر ذکر کردہ تفصیل کے مطابق)<br>(6)تجارت کی غرض سے خریدی گئی اشیاء وجائیداد:<br>(ایسی اشیاء اور جائیداد پلاٹ وغیرہ جنہیں نفع پر بیچنے کی نیت سے خریدا گیا ہو اور اب تک یہ نیت برقرار ہو) | |
| نفی | 1.لائیبلٹیز/جو ادائیگیاں لازم ہیں<br>(1)لیا ہوا قرض:<br>(2)واجب الاداء کرایہ :<br>(دکان ، مکان، گودام، فیکٹری وغیرہ)<br>(3)ملازمین کی واجب الاداء تنخواہ : | |

# زکوٰۃ فارم

| رقم | اموال | جمع / نفی |
|---|---|---|
| | (خواہ گھر کے ملازم ہوں یا کاروباری)<br>(4)ادھار خریدی ہوئی چیزوں کی قیمتیں:<br>(5) کمیٹی جو آپ وصول کر چکے ہیں، اس کی باقی اقساط کی کل رقم جو آپ نے دینی ہیں:<br>(6)واجب الاداء ٹیکس اور یوٹیلیٹی بلز :<br>(بجلی، فون، گیس، پانی، دودھ اور اخبار وغیرہ)<br>(7)گزشتہ سالوں کی زکوۃ کی وہ رقم جو ابھی آپ نے ادا نہیں کی: | |
| | وہ رقم جس پر زکوۃ واجب ہے۔: | = |
| | زکوۃ کی رقم | @2.5% |

*سونے کا حساب کرنے کا چارٹ

| کل مالیت | کل وزن | بازار کی 10 گرام قیمت | کیرٹ | وزن | زیور | نمبر شمار |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | امی کی طرف سے سونے کا سیٹ | 1 |
| | | | | | | 2 |
| | | | | | کل سونے کی مالیت | |

*چاندی کا حساب کرنے کا چارٹ

| کل مالیت | کل وزن | بازار کی 10 گرام قیمت | کیرٹ | وزن | زیور | نمبر شمار |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | امی کی طرف سے چاندی کا سیٹ | 1 |
| | | | | | | 2 |
| | | | | | کل چاندی کی مالیت | |

BankIslami

**BankIslami Pakistan Limited**


**Head Office:**

11th Floor, Executive Tower, Dolmen City,
Marine Drive, Block-4, Clifton, Karachi-Pakistan.
Tel: (92-21) 111-(BIP) 247-111 Fax: 3537873
Phone Bank: (92-21) 111-475-264 (ISLAMI)
www.bankislami.com.pk